10554-فرقہ ناجیہ (کامیاب) کے خصائص :

سوال

کامیاب اور فرقہ ناجیہ کی اہم اور ظاہر خصوصیات اور صفات کیا ہیں ؟

اور کیا ان خصوصیات کے ناقص ہونے سے انسان فرقہ ناجیہ سے نکل جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

فرقہ ناجیہ کی اہم اور ظاہر خصوصیات یہ ہیں کہ : عقیدہ وہ ہو جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا، عبادات بھی اس طرح ہوں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے اور اسی طرح اخلاق اور معاملات میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوں ۔

تو آپ یہ چار چیزیں اور خصوصیات فرقہ ناجیہ میں ظاہر اور واضح پائیں گے ۔

آپ فرقہ ناجیہ کو عقیدہ کے اعتبار سے دیکھیں گے کہ توحید ربوبیت اور توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات میں ان کا عقیدہ وہی ہوگا جو کہ کتاب وسنت میں بیان کیا گیا ہے اور وہ اس عقیدے پر مضبوطی سے عمل کریں گے ۔

اور عبادات کے اندر بھی آپ فرقہ ناجیہ کو دیکھیں گے وہ عبادات کی ساری کی اقسام پر اسی طرح عمل پیرا ہیں جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے وہ عبادات کی صفات اور اس کے اوقات اور زمانے اور اسباب اور مکان میں وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار تھا ۔

آپ انہیں نہیں دیکھیں گے کہ وہ دین میں بدعات نکالتے اور ان پر عمل کرتے ہیں ، بلکہ وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی ادب واحترام کرتے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز مشروع نہیں کی اور نہ ہی اس کی اجازت دی ہے یہ لوگ اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھتے ہوئے اسے عبادات میں شامل نہیں کرتے ۔

اور اسی طرح آپ اخلاقیات میں بھی انہیں دوسروں سے ممتاز دیکھیں گے مسلمانوں سے محبت اور ان کے لئے خیر چاہتے ہیں ملنے جلنے میں ہشاش بشاش چہرہ اور بولنے میں کلام شیریں استعمال کرتے ہیں اور اپنے سینے اور دل کو وسیع اور کھلا رکھتے ہیں شجاعت اور بہادری بھی ان میں پائی جاتی ہے کرم وسخاوت میں بھی دوسروں سے امتیاز رکھتے ہیں اس کے علاوہ دوسرے اخلاق میں بھی ۔

اور جب معاملات کا معاملہ آئے تو آپ اس میں بھی انہیں آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ لوگوں سے معاملات میں سچائی اور صدق کو استعمال کرتے ہیں اور اس چیز کو بیان بھی کرتے ہیں جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرنے کا کہا ہے ۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(خریداراورفروخت کرنے والے کوجداہونے سے پہلے پہلے اختیارحاصل ہے اگرتووہ سچائی سے کام لیتے ہیں اور(عیب وغیرہ کو)بیان کرتے ہیں توان کے لئے بیع میں برکت ڈال دی جاتی ہے اوراگرجھوٹ سے کام لیتے اورعیب کوچھپاتے ہیں توان کی بیع اورسودے میں برکت ختم کردی جاتی ہے)۔

اوران خصوصیات میں سے نقص ہونے کی بنا پرانسان ہر درجے میں ان کے عمل کے اعتبارسے فرقہ ناجیہ میں سے نکل نہیں جاتا، لیکن توحیداورعقیدہ میں نقص ہونے کی وجہ سے بعض اوقات فرقہ ناجیہ میں نکل جاتا ہے مثلااخلاص کا نہ ہونااوراسی طرح بعض بدعات کی بنا پر بھی انسان فرقہ ناجیہ سے نکل جاتا ہے کہ وہ ایسی بدعت کا مرتکب ہوجواسے فرقہ ناجیہ سے خارج کردے ۔

لیکن اخلاق اورمعاملات کے مسئلہ میں نقص کی بناپرخارج نہیں ہوگا بلکہ اس سے اس کا مرتبہ ضرورکم ہوگا۔

اخلاق کا مسئلہ تفصیل کا محتاج ہے ، بیشک اس میں سب سے اہم چیزحق پراتفاق اوراجتماع ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالی نے بھی ہمیں وصیت فرمائی ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کافرمان ہے :

.{اللہ تعالی نے تمہارے لئے وہی دین مقررکیا ہے جس کے قائم کرنے کااس نے نوح (علیہ السلام) کوحکم دیاتھااورجسے ہم وحی کے ذریعہ تیری طرف بھیج دیااورجس کا تاکیدی حکم ہم ابراہیم اورموسی اورعیسی (علیہم السلام) کودیاتھاکہ اس دین کوقائم رکھنااوراس کے متعلق اختلاف نہ کرنا}.۔الشوری ۔(13)

اوراللہ تعالی نے یہ خبر بھی دی کہ جنہوں نے اپنے دین میں اختلاف کیا تووہ گروہوں میں بٹ گئے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کاارشادہے :

.{بیشک جن لوگوں نے اپنے دین کوجداجداکردیااورگروہوں میں بٹ گئے آپ کاان سے کوئی تعلق نہیں}.۔الانعام ۔(159)

توکلمہ میں اتفاق اوردلوں کاایک ہونافرقہ ناجیہ ۔اہل سنت والجماعت ۔کی سب سے اہم اورظاہر خصوصیت ہے ، تواگران میں کوئی کسی جتہادی معاملات میں اجتہادکی بناپراختلاف پیداہوجاتا ہے اس کی بناپران میں بغض وعناداورکینہ ودشمنی پیدانہیں ہوتی بلکہ وہ اس بات کااعتقادرکھتے ہیں کہ اگرچہ ان میں یہ اختلاف پیداہوا ہے اس کے باوجودوہ آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔

حتی کہ ان میں وہ شخص اس کے پیچھے جس کے متعلق اس کاخیال ہے کہ وہ بے وضوء ہے نمازپڑھ لیتا ہے لیکن نمازپڑھانے والے امام کے خیال میں یہ ہے کہ وہ بے وضوء نہیں ۔

اس کی مثال اس طرح لے لیں کہ ایک شخص اس امام کے پیچھے نمازپڑھتاجس نے اونٹ کا گوشت کھایااوراس امام کے ہاں اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوء نہیں ٹوٹتااورمقتدی کاخیال ہے کہ وضوء ٹوٹ جاتا ہے لیکن اس امام کے پیچھے نمازپڑھنی صحیح ہے اگروہ اکیلانمازپڑھے تواس کی نماز صحیح نہیں ، یہ سب اس لئے ہے وہ اسے اس اختلاف کوان مسائل میں اجتہادی اختلاف سمجھتے ہیں جن میں اجتہادہوسکتا ہے جوکہ حقیقی اختلاف نہیں ۔

کیونکہ دونوں فریقوں میں سے ہرایک اس دلیل پرچل رہاہے جسے چھوڑناجائزنہیں ان کی رائے یہ ہے کہ ان کے بھائی نے اگرکسی عمل میں دلیل پرچلتے ہوئے ان کی مخالفت کی ہے تو حقیقت میں اس نے ان کی موافقت کی ہے کیونکہ وہ وہ دعوت دیتے ہیں کہ دلیل کے پیچھے چلووہ دلیل جہاں بھی ہو، تواگروہ کسی ایسی دلیل کی موافقت میں ان کی مخالفت کرتا ہے جوکہ اس کے پاس ہے توحقیقت میں اس نے ان کی موافقت کی ہے ۔

کیونکہ وہ اس پر چل رہا ہے جس کی وہ دعوت دیتے اور اس کی طرف راہنمائی کرتے ہیں کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا جائے ۔

بہت سے اہل علم پر یہ بات کوئی پوشیدہ نہیں اس جیسے معاملات میں صحابہ اکرام کے درمیان جو اختلاف ہوا حتی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی اور ان میں سے کسی نے بھی کوئی سختی نہیں کی ۔

اس کی مثال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ احزاب سے واپس لوٹے تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہیں یہ اشارہ دیا کہ وہ بنو قریظہ کی طرف نکلیں جنہوں نے عہد کو توڑا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ان کے خلاف نکلنے کا کہا اور فرمایا :

(تم میں سے ہر ایک عصر کی نماز بنو قریظہ میں جا کر پڑھے)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ سے بنو قریظہ کی طرف نکلے تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، لھذا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے نماز میں تاخیر کر لی حتی کہ وہ بنو قریظہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد پہنچے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ۔

(تم میں سے ہر ایک عصر کی نماز بنو قریظہ میں جا کر پڑھے)

اور بعض نے نماز کو وقت پر پڑھا ان کا قول یہ تھا کہ اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ ہمیں جلدی نکلنے کا ہے نہ کہ نماز کو وقت سے موخر کرنے کا ۔ تو یہ سب کے سب صواب پر ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں میں سے کسی ایک پر بھی کوئی کسی قسم کی سختی نہیں کی ، اور نہ ہی اس نص کے سمجھنے میں اختلاف کی بنا پر ان میں سے کسی ایک نے دوسرے پر بغض و عناد نہیں رکھا ۔

اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ وہ مسلمان جو کہ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ ایک امت اور جماعت بنیں اور ان کے درمیان یہ فرقہ اور گروہ بندی اور حزبیت صحیح نہیں یہ ایک گروہ کی طرف اور دوسرا شخص دوسرے گروہ کی طرف اور تیسرا تیسرے گروہ کی طرف نسبت کر رہا ہے ۔

اور اسی طرح وہ ایک دوسرے سے اپنی تیز طرار زبانوں کے ساتھ جھگڑا کر رہے ہیں اور آپس میں دشمنی اور بغض و عداوت صرف اس اختلاف کی وجہ سے کر رہے ہیں جس میں اجتہاد جائز ہے مجھے کسی خاص گروہ اور جماعت کا نام لینے کی ضرورت نہیں لیکن عقل مند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے وہ اس سے سمجھ جاتا اور اس کے لئے اس سے معاملہ واضح ہو جاتا ہے ۔

میری خیال اور رائے یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ متحد ہو جائیں حتی کہ اگر وہ ان چیزوں میں تھوڑا بہت اختلاف کرتے ہیں جن کا تقاضا ان کی فہم اور سمجھ کے اعتبار سے نصوص کرتی ہیں کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں الحمد للہ اللہ رب العزت کے فضل و کرم وسعت ہے ۔

اور اہم چیز یہ ہے کہ دلوں کو ملنا چاہئے اور کلمہ اور بات میں اتفاق ہونا چاہئے اور اس میں کوئی کسی قسم کا شک وشبہ نہیں کہ مسلمانوں کے دشمن یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اختلاف کا بیج بویا جائے اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوں اگرچہ مسلمانوں کے ان دشمنوں کی دشمنی واضح ہو یا پھر وہ ظاہری طور پر تو اسلام اور مسلمانوں سے دوستی اور محبت کے دعوے کرتے ہوں لیکن اندرونی طور پر وہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اور اس کی جڑیں کاٹنے میں لگے ہوئے ہیں ان کا باطن ظاہر کی طرح نہیں ۔

تو ہم پر یہ واجب ہے کہ ہم اس امتیاز کو جو کہ فرقہ ناجیہ کا امتیاز ہے اسے اپنائیں اور وہ اتفاق و اتحاد ہے اور سب ایک بات پر جمع ہو جائیں ۔ .